













اور وہ ان بنیادوں اور زمرہ یلادوں کو چھوڑ کر جو گری کے دونوں میں تحلیل ہو جا کر رہے ہوں اور نہ خدا اور نہ پہلے اور نہ آگے نہ اس کی ہوا میں گہٹ کر رہا ہے۔ ہر ان کو گری پہنچتی ہے اور ان میں نقص پیدا ہوتا ہے اور ان سے نہ پہلے اور نہ بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ خاص کر جو زہریلے مادوں کے شہروں کے لیے بنائے جاتے ہیں اور نرم اور کم حرکت ہوتی ہیں وہ ان میں جو رہتے ہیں اور ان کے طاقت کی نسبت پہنچتی ہے سب کو عین موسم پر ہی کا ہے پھر اگلے کیسے کہ غریب میں ملے یہ امر امن پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کہ موسم تمام مہینوں میں صحت کے لحاظ سے اچھا اور ان دنوں میں رہتے ہیں بھی کم ہوتی ہیں ایک شہر میں بیان ہوا ہے کہ جب آٹھ طرح کے شہر آئندہ بن جائے ہیں تو اس طرح کے شہر جو جس سے پہلے کا موسم برا ہے اور اس موسم میں پیدا

ان کے بعد علامہ ابن قیم اس بات کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں طاعون زدہ شہروں میں نہ جانا اور طاعون زدہ شہروں سے پناہ کے لیے گریز کرنا کی گئی ہے۔ وہ نیکو ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دو نصیحتیں کی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طاعون زدہ شہروں میں نہ جائیں۔ دوسرے یہ کہ طاعون زدہ شہروں سے نہ جائیں وہ نہ جائیں وہ نہ جائیں طاعون سے بچنے کی یہ حکمت ہے۔ طاعون زدہ شہروں میں جانا تو اس کے خطرناک ہو کہ اگر کوئی مسلمان ایسی مقام پر جائے تو وہ ایک بلا کے منہ میں جاتا ہے اور جان اس کا زور اور شدت کہ وہ ان کو قدم رکھتا ہے اور اپنی جان کو ہلاک کرتے کے در پہ ہوتا ہے اور یہ شہر اور قلعے کے باہر خلافت ہے بلکہ یوں کہ چاہئے کہ طاعون زدہ شہروں سے دور رہنے اور بچنے کی نصیحت جو شہر میں ہے وہ پھر بھی نصیحت ہے ایک حکم ہے اس واسطے بچنے کی ہے جس کا مطلب یہ ہے

کہ ہم ایسے مقامات اور ایسی آسے و بھرا دور رہیں جس سے شہر کا اندیشہ ہو۔ طاعون زدہ شہروں سے بچنے کی نصیحت کی گئی ہے اس سے دو مطلب ہیں پہلا مطلب تو یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کو خدا پر توکل کرنے اور اس کے حکموں پر راضی ہونے اور ہر گز نیکی نصیحت کی ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو فن طب کے پیشہ اور ان سے بیان کیا ہے کہ جو شخص وہاں سے بچا جائے اس کو لازم ہے کہ اپنے بدن سے ضروریات کو ہٹا دے اور خدا کو تحلیل کرے اور ایسی تدبیر کرے جس سے خشکی کی کیفیت طاری ہو۔ مگر وندش جسمانی سے اور عام میں رہنے سے چر بہر کرے کہ کہہ یوں کسی وقت فصل اور ان سے خالی نہیں ہوتا جو اندھے بہتے ہیں ورزش کرے اور عام میں رہنے سے وہ مادے سے بھرک اٹھتا ہے اور عموماً کیموس میں خالی ہو جاتے ہیں اور اس سے صحت اور شدت بیماری کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہی اس کے طاعون کے زمانہ میں آرام اور سکون اختیار کرنا اور قلعہ طاعون کے پھان کو روکنا پر شخص پر واجب ہے و یا کہ مقامات کو چاروں اور زمان سے دور رہی جگہ سفر کرے جن شہروں کو گری پڑتی ہے اور یہ حرکت بنیادیت نقصان پہنچاتی ہے یہ قول متاخرین میں سے بہت بڑا وجہ کا ہے اور اس سے وہ طبی لازمہ جو حدیث نبوی میں ہے اور جسم اور طب کا جو علاج اور جوہر اس میں بنا خالی ہے صحت طبع پر ظاہر ہو جاتی ہے زمانہ حال کے اطباء ہی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ جان واپس چلا جائے وہاں کو لوگ پناہ کر بار نہ ہائیں اور باہر کے لوگ وہاں نہ آئے پائیں۔ اگرچہ بعض اطباء طاعون کو مسکنہ امر امن میں شمار نہیں کرتے اور وہ اکثر وہی کا گروہ اس بات پر متفق ہے کہ وہ متعدی ہو سکتا ہے بعض سے کہنے کے لیے جو قلعہ بن گیا ہو

اور زمانہ حال کے طبیبوں اور اعلیٰ کی بنیاد بنیاد اختیار اور حد کی کے ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں۔ ایک جگہ کے اطباء طاعون کے زمانہ میں عین حرکت کر کے اور ورزش جسمانی میں اس طرح مشغول ہونے سے منع کرتے ہیں جس سے بدن میں ٹھان پیدا ہو جسم میں سہا بھی ایک ٹھان پیدا کرنے والی محنت ہے اور اس سے بچنا ہی لازم ہے اس کے بعد علامہ ابن قیم نیکو ہیں کہ طاعون زدہ شہروں میں جانے سے منع کرتے ہیں چند حکمتیں ہیں (اول) یہ کہ کیفیت وہ اسباب جو دور دراز اور کن کن کی لازم ہے۔ (دوم) یہ کہ تندرستی کا قائم رکھنا ضروری ہے جس سے معاش اور صلاہ و ولوں کی درستی ہے۔ (سوم) یہ کہ اس ہوا میں جو متغیر اور فاسد ہو گئی ہو سانس لینا نہیں چاہئے تاکہ بیمار نہ ہوں۔ (چہم) یہ کہ جو لوگ طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوں ان کے پاس جانا نہیں چاہئے کیونکہ ان کے پاس جانے سے اس قسم کی بیماری میں مبتلا ہو جانے کا خطر ہے چنانچہ سنن ابی داؤد میں ایک موضوع روایت ہے مسلم ہوتا ہے کہ چاروں کے پاس جانا اور وہاں گنا کرنا طاقت کا باعث ہے۔ (پنجم) یہ کہ فال اور جھوٹ پر اعتقاد رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو لوگ فال لیتے ہیں یا جھوٹ اور امن کی جھوٹ پر اعتقاد ہے اگر وہی خطرہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور بید ہوتے ہیں جو خطرہ طاعون زدہ شہروں میں جانے سے منع کرنا طاعون سے بچنا اور دور رہنے اور طاقت کے اسباب کو کٹا کر گریز کی حد نصیحت ہے۔ را طاعون زدہ شہروں سے پناہ گزینی کی نصیحت کرنا اس سے مفید ہے کہ لوگ خدا پر ہمدردی اور رحمت کے فیصلہ پر راضی رہیں۔ اس بنا پر پہلی نصیحت تعلیم ہو نہایت کے طور پر ہے اور دوسری نصیحت رضاد و احلیم کی ہدایت کے طور پر ہے۔



[illegible]

میرا جہ نہیں تھی اور کسی کام کو چھوڑنے کے لئے جب میری  
اسکے لئے انھوں نے کہا کہ کہیں میں! یہاں! یہاں! یہاں! یہاں!  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں فرماتا ہے کہ میں نے نبی سے  
اور وہ یہ ہے کہ اگر تم کو خدا پر جو کو ایسی شہرت میں  
فحش ہے تو وہ ان میں سے ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ  
اور اسی میں کہ میں تم پر دیکھتا ہوں کہ تو وہ کہہ  
یہاں میری بہن۔

اس میں شک نہیں ہے کہ وہ یحییٰ بن زکریا  
 صل اللہ علیہ وسلم کی ماریٹ ہے اور اس کی ماریٹ  
 سے نکلتی ہے وہ نہایت عمدہ اور نہایت مفید ہے  
 اصناف پر مبنی کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے قرآن مجید میں  
 کریم طاعون کا ذکر نہیں ہے کسی اور بیماری سے  
 بچنے کی تدبیر بیان کی گئی ہے مگر اس میں لکھا ہے  
 عمار اصول ہے جس سے ہر طاعون سے بچاؤ  
 ملے دیگر ہاکت کے احکام سے بھی بچ سکتے ہیں۔  
 اور وہ اصول اس آیت میں ہے کہ لا تلمسوا  
 الذلک فی سکنکم الی اللہ تعالیٰ یہی اصل  
 مسئلہ تو تم اپنے تئیں آپ ہاکت میں نہ ڈالو۔  
 ۱۰ اصول حلقان صحت کے تمام قوانین پر مشتمل ہے  
 اور وہ تمام قاعدے حلقان صحت کے جو قیوم اور  
 جدید طبع کے افراد نے اپنی تحقیقات میں درج  
 کئے ہیں گویا اس مختصر اصول کے متن پر حلقان صحت  
 ہیں ہر مسلمان کو یاد رکھنا ہے کہ اس اصول کو اپنا  
 رستہ عمل بنائے اور اپنے بزرگوں کے حوالہ کو  
 پیش نہ کرے اور جان و جگر اپنے تئیں طاعون  
 کسی اور ہاکت کے خطرہ میں نہ ڈالے ہر سنے سے  
 ہر مرد عاقل اور درویش و رئیس اور ہر باں کو دست  
 جیسی کہ ہماری برائش کو دست ہے حلقان صحت  
 کے لئے احکام نافذ کرے اور اپنی رعیت کی بجا  
 ورتندقی کے بھاتے اور محفوظ رکھنے کے لئے  
 ہی قاعدے جاری کرے قرآن کا شکر ادا کرنا  
 اور اس کے تمیزات احکام اور عقائد قریر و شہر  
 خواہ انھما اور اسکے متن احکام اور قریر و شہر کے  
 سفینہ وہ دینا رعیت پر فرض ہے۔

مگرچہ جانوروں کے متعلق جو تحقیقیں چینیہ اسلام میں نہ ہو  
وہ اسلام اور ہندوؤں کے مابین کی ہیں اور جو  
واقعات ان کے متعلق آج بھی گناہِ بوقلمون اور منافق  
ہیں اور جو علامات و سیلاب اور طغیانیوں کی ہیں  
ان کے حسبِ کتابوں میں درج کئے ہیں ان سب پر ایک  
مبیدہ شکلِ جامع دکھائی دے گی مگر ہم اس وقت اس وقت  
انتہائی کم اکتفا کرنے ہیں کیونکہ ہماری بنیادیں  
ان کے حدیث کی بنیاد پر مستند اور معتبر کتابوں  
اور اس میں قانون کے ایسے ہیں جو کہ کلمہ ہے وہ  
نہیں اور طبی نصیحتوں کی بنیاد پر علمِ طب ہے۔

اشتهار

میلہ مال مویشی واسپان میاکی ہر پر  
سے شرح ہو کر ہر پر میں ششہ گت مرتبہ  
میں قرار پایا ہے اسلئے مشہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ  
دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرط قیمت تمام  
کے جو مشہر کی گئی ہے دیا جاوے گا اور مبلغ چار سو  
روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا اور مویشی قادیان  
میں متعین انعام کو پہلے داخل احاطہ انعام ہو جائے تو قابل  
انعام تصور نہیں ہونے اور نہ وہاں قابل انعام کہ وہاں  
میں متعین انعام کو درج شدہ ہو گیا ہو یا نہیں۔  
۱۰۔ در وقت صبح اور شام دو دو ڈھکروں کی جاوے گا اور  
سپاہیان بھی حسب وقت اس موقع پر ہوں گے۔



